بقلم: عبدالوہاب خان

بھارت کے ایٹمی دھماکوں کا رد عمل

بھارت کے حالیہ ایٹمی دھماکوں پر بزعم خویش امن پرستوں اور نام نہاد اقوام متحدہ نے "اظہار افسوس' مذمت یا (زیادہ سے زیادہ) بعض نے اقتصادی پابندیوں" کا عندیہ ظاہر کیا ہے' وہ بھی اس لئے کہ پاکستان نے بھی دھماکے کی تیاریاں شروع کر دیں۔ اب مراعات کی پیشکش اور خوفناک نتائج کی دھمکیوں جیسے مختلف حربوں سے اس مسلم ملک کا ناطقہ بند کرنے کی ٹھانی ہے۔

کیا انڈیا کا ایٹمی طاقت بننا کوئی راز تھا جس کے اظہار پر سب کافر چیں بجبیں بننے کی تکلف کر رہے ہیں؟ کیا ساری کافر طاقتیں اس سے پہلے بھی بھارت کے ہاتھوں مسلمانان کشمیر کی انسانی و مل حقوق پر ڈاکہ زنی کی تماشا بینی سے لطف اندوز نہیں ہو رہے تھے؟ اور اسے اپنی نوازشات سے نوا نہیں رہے تھے؟

اس نازک ترین لمحے اور تاریخ کے اہم ترین موڑ پر ہم پھر امریکہ یا اقوام متحدہ کی طرف قابل رحم نظروں سے دیکھ رہے ہیں۔ حالانکہ ان "تہذیب یافتہ" اقوام کے پاس رحم' انصاف اور اقد انسانی صرف مفادات کے گرد گھومتے ہیں۔

یہ وہی اقوام متحدہ ہے جس کی مسئلہ کشمیر پر قرار دادیں اپنا پاؤں قبر میں لٹکا رہی ہیں کیونکہ ا میں ان کا خاص فائدہ نہ تھا۔ ورنہ وہ بھی اقوام متحدہ کی قرار داد ہی تھی جس نے کویت پر ع جارحیت کا سدباب کر دیا' ہاں صدام کی تلوار بھی لٹکائے رکھی' کیونکہ اسی طرح کافر اپنی پانچوں انگلی گھی میں رکھ سکتے تھے۔

اور کیا یہ وہی اقوام متحدہ نہیں جس کی "امن فوج" کے بیرکوں سے سربوں نے جنگی ہتھ "چوری" کر لئے اور (بوسنیا کے مسلمانوں پر بربریت بلکہ "سربیت" کے پہاڑ توڑنے کے بعد) ا متحدہ کی "دھمکیوں" سے ڈر کر واپس "جمع" کرا دیئے؟ کیسے اقوام عالم کی آنکھوں میں دھول جھو

کا ریکارڈ برقرار رکھا!

کیا یہ وہی امریکہ نہیں جس کا بحری بیڑا پاکستان کی مدد کو روانہ ہوا لیکن اسے کراچی تک پہنچنا روا نہ ہوا؟ کیا امریکہ وہی ملک نہیں جس نے آج تک اسرائیل کے خلاف کوئی کھوکھلی قرارداد تک پاس ہونے نہ دی؟

ان کافروں سے بھارت اور پاکستان سے یکساں سلوک کا خواستگار ہونا جنون ہے یا سادگی؟ نہیں بلکہ یہ "وھن" کا مرض ہے۔

اس تصویر کا دوسرا رخ اور بھی المناک ترین ہے کہ بغل میں چھری دبائے ہوئے "دوستوں" کی طرف سے شہ نہ ملنے پر ممالک اسلامیہ بھی اس اہم ترین موڑ پر مہربلب ہیں۔ کیا ان حالات میں ہمیں " واعدوا لہم ما استطعتم من قوة " (اور کافروں کے مقابلے میں جتنا تم سے ہو سکے قوت کا انتظام کرو۔) پر عمل کی جسارت نہیں کرنی چاہیئے؟ اللہ پاک کا حکم تو یہ ہے: " فلا تخافوهم وخافون ان كنتم مومنين" (تم ان سے مت ڈرو بلکہ مجھ ہی سے ڈرو اگر تم ایمان دار ہوں۔)

ارادے جن کے پختہ ہوں' نظر جن کی خدا پر ہو
تلاطم خیز موجوں سے وہ گھبرایا نہیں کرتے

اگر " الكفر ملة واحدة" (تمام کافر "اسلام کے خلاف" ایک ہی ملت ہیں) کو اپنی خارجہ پالیسی اور " لا يلدغ المومن من جحر واحد مرتين " (کسی مومن کو ایک ہی سوراخ سے دو بار نہیں ڈسا جاتا) کو اپنی ہوشیاری کی بنیاد بنائیں تو امت اسلامیہ جسد واحد کی طرح متحد و منظم ہو جائے گی۔ پھر عالم کفر سے برسرپیکار ہو جائیں تو کیا کہنا! صرف انڈیا سے تجارتی تعلق ہی کاٹ لیں اور خلیج سے ہندو کارکنوں کو بھی نکال باہر کریں تو ہندو بنیا اپنے ایٹمی پلانٹ کی نیلامی پر مجبور ہو جائے گا۔

امام مالک رحمہ اللہ نے کیا خوب فارمولا پیش کیا ہے: " لن يصلح اخر هذه الامة الا بما صلح به اولها" (اس امت کے آخری دور کی اصلاح ہرگز نہیں ہو سکتی سوائے اس چیز "قرآن و حدیث کی پیروی" کے ذریعے' جس سے اس کے ابتدائی دور کی اصلاح ہو گئی تھی۔)